وائیظ انجیرجا

سوگ اور عدت

کے احکام کی پامالی اور معاشرتی برائیاں

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار اهل السنة لتحقیق الکتب والطباعة والنشر

واعظ الجمعہ

سوگ اور عدت کے اَحکام کی پامالی اور مُعاشرتی خرابیاں

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

سوگ اور عدت کے اَحکام کی پامالی اور مُعاشرتی خرابیاں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، خوشی ہو یا غم اس کے اَحکام زندگی کے ہر موڑ اور پہلو پر صراطِ مستقیم کی طرف ہماری رَہنمائی کرتے ہیں، کسی عزیز کی وفات پر اظہارِ غم یا سوگ منانا، اور زیب وزینت کو ترک کرنا(۱) بھی انسانی زندگی کے اُن پہلوؤں میں سے ایک ہے، جس سے متعلق دینِ اسلام نے تفصیلی اَحکام بیان کیے، اور اپنے پَیروکاروں کو اُن پر عمل کی تاکید فرمائی۔

دَورِ جاہلیت میں سوگ کا تصوُر

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! دَورِ جاہلیت میں سوگ سے متعلق بڑا غلط تصوُر پایا جاتا تھا، اس زمانہ میں سوگ کے طَور پر بلند آواز سے رونا پیٹنا، سینہ کُوبی کرنا، گریبان

(۱) "بہارِ شریعت" سوگ کا بیان، مسائل فقہیہ، حصہ ہشتم ۸، ۲/ ۲۴۲، ملخصًا۔

پھاڑنا، نوحہ کرنا، اور پیسے دے کر نوحہ کرنے والیوں کو گھر بلانا ایک عام معمول تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں جس عورت کا شوہر فوت ہو جاتا، اُسے ایک سال تک نہایت میلے کچیلے لباس میں تمام گھر والوں سے الگ تھلگ، ایک ٹوٹی پھُوٹی جھونپڑی میں رکھا جاتا، اور اسے منحوس سمجھا جاتا تھا۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "اسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت خاوند کے انتقال کے، بعد ایک سال تک بُرے مکان بُرے لباس میں رہتی، اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی، سال کے بعد اس کے قرابتدار جمع ہوتے، اور کوئی جانور اس کے پاس لاتے، جسے وہ اپنی شرمگاہ سے لگاتی تھی، اکثر وہ جانور مرجاتا تھا، پھر اس کے قرابتدار اُسے اونٹ یا بکری کی مینگنی دیتے، جسے وہ اپنے ہاتھ سے پھینکتی تھی، یہ مینگنی کا پھینکنا عدّت کا پورا ہونا سمجھا جاتا تھا"[1]۔

تین دن سے زیادہ سوگ منانا منع ہے

جب حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی، تو رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سوگ کی مدّت کو مختصر کرتے ہوئے شوہر کے لیے چار ۴ ماہ دس ۱۰ دن، اور دیگر رشتہ داروں (بشُمول والدین، بہن بھائی، بیوی اور اَولاد وغیرہ) کے لیے صرف تین ۳ دن سوگ منانے کی اجازت عطا فرمائی۔

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً»[2] "جو عورت اللہ تعالی اور آخرت

---

(۱) "مِرآۃ المناجیح" عِدّت کا بیان، پہلی فصل، ۵/ ۱۶۹۔
(۲) "سنن النَّسائي" باب عدة المتوفى عنها زوجها، ر: ٣٤٩٧، الجزء ٦، صـ١٨٩.

پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی میّت پر تین ۳ دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے اپنے شوہر کے، کہ اُس پر چار ۴ مہینے دس ۱۰ دن سوگ منائے"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "عورت کسی عزیز وقرابتدار کی موت پر تین ۳ دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، باپ بیٹا بھائی کوئی بھی فَوت ہوجائے، اُس پر تین دن تک سوگ یعنی ترکِ زینت کر سکتی ہے، مگر خاوَند کی موت پر پوری عدّت کے زمانہ میں سوگ کرے، کہ نہ خوشبو لگائے، نہ زینت کا لباس پہنے، یہ مدّت غیر حاملہ کے لیے ہے، حاملہ کی عدّت توحمل جَن دینا (Delivery) ہے، وہ اُس وقت تک سوگ کرے"[1]۔

دَورانِ سوگ زیب وزینت اختیار کرنا منع ہے

حضراتِ گرامی قدر! دَورانِ سوگ عورت کو بناؤ سنگھار یا زیب وزینت اختیار کرنا، زیور یا بھڑکیلے اور شوخ رنگ کے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، بالوں کو کلر (Colour) کرنا، اور بطور زینت آنکھوں میں سُرمہ و کاجل وغیرہ لگانا حرام ہے، لیکن مَوجودہ دَور میں ان ممنوعہ اُمور کا ارتکاب، اور اسلامی تعلیمات کی پامالی عام ہو چکی ہے، جبکہ حدیثِ پاک میں اس کی سختی سے مُمانعت فرمائی گئی ہے۔

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ اُم سلَمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «المُتوَفَّى عنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ»[2] "جس کا خاوَند فَوت ہو جائے، وہ نہ زعفرانی کپڑے پہنے، نہ سُرخ رنگ کے، نہ زیور پہنے، نہ خِضاب

---

(۱) "مِرآۃ المناجیح" عدّت کا بیان، پہلی فصل، ۵/۱۷۰۔

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الطلاق، باب فيما تجتنب المعتدة في عدتها، ر: ۲۳۰٤، صـ۳۳۵.

(یعنی بال سیاہ کرنے کے لیے کوئی رنگ یا مہندی وغیرہ) لگائے ،نہ سُرمہ لگائے"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدہ اُم عطیہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا»[1] "جو عورت اللہ تعالی اور روزِ قیامت پر یقین رکھتی ہے، اُس کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کے سِوا کسی (دوسرے) کے مَرنے پر تین ۳ دن سے زیادہ سوگ منائے، (البتہ شوہر کا سوگ چار ۴ ماہ دس ۱۰ دن منائے)، نہ سُرمہ وخِضاب لگائے، اور نہ ہی رنگے ہوئے کپڑے پہنے "یعنی زیب وزینت اختیار نہ کرے، سادہ لباس پہنے، پُرکشش اور رنگین لباس پہننے سے اجتناب کرے۔

سوگ میں زیب وزینت سے متعلق ممنوعہ اُمور

برادرانِ اسلام! صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سوگ میں ممنوعہ اُمور کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے، یعنی ہر قسم کے زیور، چاندی، سونے، جواہر وغیرہا کے، اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے، اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے، اور نہ تیل کا استعمال کرے، اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغنِ زیتون، اور کنگھا کرنا اور سیاہ سُرمہ لگانا، یوہیں سفید خوشبو دار سرمہ لگانا، اور مہندی لگانا، اور زعفران، یا کُسم (گُلِ کاجیر ایک قسم کا پھول)، یا گیرہ (گُلِ اَرْمَنی، ایک قسم کی سرخ مٹی) کا رنگا ہوا، یا سُرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے، ان سب چیزوں کا ترک واجب

---

(١) "سنن النَّسائي" كتاب الطلاق، باب الخضاب للحادة، ر: ٣٥٣٥، الجزء ٦، صـ٢٠٥.

ہے۔ جس کپڑے کا رنگ پرانا ہو گیا کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں، اُسے پہن سکتی ہے، یوہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم کے نہ ہوں۔

سوگ میں جن اُمور کی اجازت ہے

عذر کے سبب اِن چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے، مگر اس حال میں اُس کا استعمال زینت کے قصد (ارادہ) سے نہ ہو، مثلاً دردِ سر کے باعث تیل لگا سکتی ہے، یا تیل لگانے کی عادی ہے، جانتی ہے کہ نہ لگانے میں دردِ سر ہو جائے گا تو لگانا جائز ہے، یا دردِ سر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے، مگر اُس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں، اُدھر سے نہیں جدھر باریک ہوں؛ کہ یہ بال سنوارنے کے لیے ہوتے ہیں، اور یہ ممنوع ہے۔

یا سُرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے، یا خارشت (جِلدی بیماری) ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے، یا اُس کے پاس اَور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے، مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے، لہٰذا بقدرِ ضرورت اجازت ہے، ضرورت سے زیادہ ممنوع، مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اُس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے، اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں"[1]۔

سوگ میں چیخ وپکار کرنا، اور گریبان پھاڑنا منع ہے

جانِ برادر! بعض لوگ اپنی ماں، باپ، بھائی، بہن، یا دیگر قریبی رشتہ دار کی وفات پر چیختے چِلّاتے، نَوحہ وسینہ کُوبی کرتے ہیں، اپنے چہرے پر تھپڑ مارتے ہیں، اپنے کپڑے پھاڑتے ہیں، اور قضائے الٰہی پر اللہ تعالی سے شکوہ شکایت کرتے نظر

(۱) "بہارِ شریعت" سوگ کا بیان، مسائل فقہیہ، حصہ ہشتم ۸، ۲/ ۲۴۲، ۲۴۳۔

آتے ہیں، ایسا کرنا حرام، ممنوع اور زمانۂ جاہلیت کا طریقہ ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ، وَشَقَّ الجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ»[1] "جس نے (ماتم وسوگ کے طَور پر) اپنے رُخساروں پر مارا، گریبانوں کو پھاڑا، اور زمانۂ جاہلیت کی چیخ وپکار کی، وہ ہم میں سے نہیں"۔

نیز اظہارِ غم اور سوگ کے طَور پر کسی قومی شخصیت کی وفات یا برسی پر تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہنا، باز‌ُو پر سیاہ پٹّیاں باندھنا، اور قومی پرچم کو سرنگوں کر دینا بھی، اسلامی تعلیمات اور تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں، لہذا اس سے بچنا چاہیے۔

بارہ ربیع الاوّل کے روز سوگ منانا

عزیزانِ مَن! حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت اور وصال شریف قولِ مشہور کے مطابق بارہ ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوا، اس چیز کو بنیاد بنا کر بعض نادان لوگ بارہ ۱۲ ربیع الاوّل کو سروَرِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے سے منع کرتے ہیں، اور اسے ناجائز وحرام اور بدعت قرار دیتے ہیں، ایسا کرنا کسی طَور پر دُرست وجائز نہیں؛ کیونکہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو صرف تین دن تک سوگ منانے کی اجازت دی ہے، جو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے کر لیا، لیکن شریعت اسلام نے خوشی منانے کا کوئی وقت اور حد مقرّر نہیں فرمائی، لہذا ہر سال بارہ ۱۲ ربیع الاوّل کے روز ولادتِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خوشی منانا جائز، اور اسلامی تعلیمات کے عین مُطابق ہے!!

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الجنائز، ر: ۱۲۹۷، صـ۲۰۷.

محرّم الحرام میں سوگ کے نام پر رائج خُرافات اور مُعاشرتی خرابیاں

حضراتِ ذی وقار! بعض لوگ محرّم الحرام میں ذکرِ شہادتِ امام حسین کے نام پر ہر سال ماتم کرتے، روتے پیٹتے، اور خود کو چھریوں سے زخمی کر کے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دیگر شہدائے کربلا کا سوگ مناتے ہیں، ایسا کرنا ناجائز، حرام اور متعدّد خُرافات، بدعات اور مُعاشرتی خرابیوں کا باعث ہے، دس ۱۰ محرّم الحرام کو نوجوان لڑکیاں سیاہ رنگ کے نہایت چُست کپڑے پہن کر، بن سنوَر کر، بے پردہ ماتمی جلوسوں میں شرکت کرتی اور اپنا سینہ پیٹتی ہیں، اس موقع پر نوجوان لڑکے بھی جلوس کے ساتھ اور اَطراف میں موجود رہتے ہیں، اور یہ چیز اُن کے لیے کشش کا باعث بنتی ہے، اس سے فحاشی، بے حیائی اور بے پردگی عام ہوتی ہے، خود کو چھریاں اور زنجیریں مار کر لوگوں کو تشدّد واَذیت پسند بنایا جاتا ہے، سوگ کے نام پر اَحکامِ شرعیہ ت کو پامال کیا جاتا ہے، اور ایسی ایسی بدعات وخُرافات کو رائج کیا جارہا ہے جن کی دینِ اسلام میں کوئی گنجائش نہیں!۔

شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سوگ کے نام پر ہونے والی ایسی خُرافات، اور مُعاشرتی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "محرّم کے مہینے میں جو بہت سی بدعتیں اور خُرافاتی رسمیں چل پڑی ہیں، وہ یقیناً ناجائز اور گناہ کے کام ہیں، مثلاً ہر سال سینکڑوں ہزاروں روپے کے خرچ سے روضۂ کربلا کا نقشہ بنا کر اس کو پانی میں ڈبو دینا، یا زمین میں دفن کر دینا، یا جنگلوں میں پھینک دینا، یہ یقیناً حرام وناجائز ہے؛ کیونکہ یہ اپنے مال کو برباد کرنا ہے، اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ مال کو ضائع اور برباد کرنا حرام وناجائز ہے۔ اسی طرح کی دوسری بہت سی خُرافات ولَغویات مثلاً ڈھول تاشہ بجانا، تعزیوں کو ماتم کرتے ہوئے گلی گلی پھرانا، سینے کو ہاتھوں یا زنجیروں یا چُھریوں سے پیٹ پیٹ کر، اور مار مار کر اُچھلتے کُودتے ہوئے ماتم کرنا،

تعزیوں کے نیچے اپنے بچوں کو لٹانا، تعزیوں کی تعظیم کے لیے تعزیوں کے سامنے سجدہ کرنا، تعزیوں کے نیچے کی ڈھول اٹھا اٹھا کر بطور تبرک چہروں، سَروں اور سینوں پر ملنا، اپنے بچوں کو محرّم کا فقیر بنا کر محرّم کی نیاز کے لیے بھیک منگوانا، بچوں کو کربلا کا پَیک (پیادہ) اور قاصد بنا کر، اور ایک خاص قسم کا لباس پہنا کر اِدھر اُدھر دَوڑاتے رہنا، سوگ منانے کے لیے خاص قسم کے کالے کپڑے پہن کر، ننگے سر، ننگے پاؤں، گریبان کھولے ہوئے، یا گریبان پھاڑ کر گلی گلی بھاگے بھاگے پھرنا، وغیرہ وغیرہ قسم کی لَغویات و خُرافات کی رسمیں، جو مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہیں، یہ سب ممنوع و ناجائز ہیں، اور یہ سب زمانۂ جاہلیت اور رافضیوں کی نکالی ہوئی رسمیں ہیں، جن سے توبہ کر کے خود بھی ان حرام رسموں سے بچنا، اور دوسروں کو بچانا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اسی طرح تعزیوں کا جلوس دیکھنے کے لیے عورتوں کا بے پردہ گھروں سے نکلنا، اور مَردوں کے مَجمع میں جانا، اور تعزیوں کو جھک جھک کر سلام کرنا، یہ سب کام بھی شریعت میں منع اور گناہ ہیں"[1]۔

سوگ سے متعلق چند شرعی مسائل

میرے محترم بھائیو! صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "بہارِ شریعت" میں سوگ سے متعلق متعدِّد شرعی مسائل بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "سوگ اُس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو، اور موت یا طلاقِ بائن کی عدّت ہو۔

(۱) "جنتی زیور" محرّم کی رسمیں، ص۱۵۶، ۱۵۷۔

(۲) طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کرتا ہے، یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا، جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔

(۳) نابالغہ و مجنونہ و کافرہ پر سوگ نہیں۔ ہاں اگر اَثنائے عدّت میں نابالغہ بالغہ ہوئی، مجنونہ کا جنون جاتا رہا، اور کافرہ مسلمان ہوگئی، تو جو دن باقی رہ گئے ہیں اُن میں سوگ کرے۔

(۴) کسی قریب (عزیز رشتہ دار) کے مرجانے پر عورت کو تین ۳ دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے، اس سے زائد کی نہیں، اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔

(۵) کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں، مگر عورت کو تین ۳ دن تک شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے، اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لیے نہ ہوں تو مطلقًا جائز ہیں۔

(۶) عدّت کے اندر چار پائی پر سو سکتی ہے؛ کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔

(۷) عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کے لیے کہیں اَور گئی تھی، اُس وقت شوہر نے طلاق دی، یا (شوہر) مَر گیا تو فوراً بلا توقُّف وہاں سے واپس آئے۔

(۸) وفات کی عدّت میں اگر (بَامر مجبوری) مکان بدلنا پڑے، تو اُس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آسکے اُسے لے۔

(۹) عورت کو عدّت میں شوہر سفر میں نہیں لے جاسکتا، اگرچہ وہ (طلاقِ رَجعی کی عدّت ہو۔

(۱۰) طلاقِ بائن کی عدّت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر و عورت میں پردہ ہو، یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے، کہ ایک طرف شوہر رہے اور دوسری طرف

عورت۔ عورت کا اُس کے سامنے اپنا بدن چُھپانا کافی نہیں؛ اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے، اور اجنبیہ سے خلوَت جائز نہیں، بلکہ یہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے! ...اور اگر (طلاقِ) رَجعی کی عدّت ہو تو پردہ کی کچھ حاجت نہیں اگرچہ شوہر فاسق ہو؛ کہ یہ نکاح سے باہر نہ ہوئی"[1]۔

عدت کا لُغوی واصطلاحی معنی

برادرانِ اسلام! عدّت کا لُغوی معنی گنتی وشمار کے ہیں[2]، جبکہ اِصطلاحِ شریعت میں عدّت اس انتظار کو کہتے ہیں، جو نکاح زائل ہونے کے بعد کیا جائے[3]۔ عدّت پوری کرنا عورت پر واجب ہے، اور اس زمانۂ عدّت میں عورت کے لیے دوسرا نکاح کرنا حرام وممنوع ہے۔

عدّت کی اَقسام

عزیزانِ محترم! عدّت کی بنیادی طَور پر دو ۲ قسمیں ہیں، جو حسبِ ذیل ہیں:

(۱) عدّت طلاق، (۲) عدّتِ وفات۔

(۱) عدّت طلاق

عدّت طلاق کی تین ۳ صورتیں ہیں:

(۱) اگر مطلّقہ عورت حاملہ (Pregnant) ہو تو اس کی عدّت، بچے کی پیدائش (Delivery) ہے، یعنی طلاق کے بعد جب بھی بچہ پیدا ہو جائے، اُس کی

(۱) "بہارِ شریعت" "سوگ کا بیان، مسائل فقہیہ، حصہ ہشتم ۸، ۲/ ۲۴۳- ۲۴۷، ملتقطاً۔

(۲) انظر: "أنيس الفقهاء في تعريفات الألفاظ المتداولة بين الفقهاء" كتاب الرضاع، باب العدة، صـ۵۹.

(۳) "بہارِ شریعت" "عدّت کا بیان، مسائل فقہیہ، حصہ ہشتم ۸، ۲/ ۲۳۴، ملخصًا۔

عدّت پوری ہو جائے گی، چاہے طلاق دینے کے بعد ایک دن یا ایک گھنٹہ ہی گزرا ہو، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾(۱) "اور حمل والیوں کی (عدّت) معیاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں، اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اُس کے کام میں آسانی فرمادے گا"۔

(۲) اگر طلاق یافتہ عورت غیر حاملہ (Non-Pregnant) اور بالغ ہو، تو اس کی عدّت تین ۳ ماہواریاں (woman's' Period) ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾(۲) "اور طلاق والیاں اپنی آپ کو روکے رکھے تین ۳ حیض (ماہواریوں) تک، اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ (حمل ہو یا خونِ حیض) جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا، اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں!"۔

(۳) اگر طلاق یافتہ عورت غیر حاملہ و نابالغہ یا بہت بوڑھی ہو، تو اُس کی عدّت تین ۳ ماہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ الّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾(۳) "اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی اُمید نہ رہی، اگر تمہیں کچھ شک ہو تو اُن کی عدّت تین ۳ مہینے ہے، اور اُن (نابالغ یا صغیرہ لڑکیوں) کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا، اور حمل والیوں کی

---

(۱) پ۲۸، الطلاق: ٤.

(۲) پ۲، البقرة: ۲۲۸.

(۳) پ۲۸، الطلاق: ٤.

(عدّت) معیاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں (یعنی بچے کو جنم دے لیں) ، اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اُس کے کام میں آسانی فرمادے گا"۔

(۲) عدّت وفات

حضراتِ گرامی قدر! جس عورت کا شوہر فَوت ہو جائے اس کی عدّت چار ۴ ماہ دس ۱۰ دن ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾(۱) "اور تم میں جو مَریں اور بیبیاں (بیوائیں) چھوڑیں، وہ چار ۴ مہینے دس ۱۰ دن اپنے آپ کو روکے رہیں، تو جب ان کی عدّت پوری ہو جائے، تو اے والیو! تم پر مُؤاخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے مُعاملہ میں مُوافقِ شریعت کریں، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے"۔

عدّتِ طلاق اور عدّتِ وفات کا آغاز

جانِ برادر! طلاق یافتہ عورت اپنی عدّت کا آغاز اُس دن سے کرے جس دن اُسے طلاق دی گئی، اور بیوہ عورت کی عدّت کا آغاز اُس دن سے ہو گا جس دن اس کے شوہر کی وفات ہوئی، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: «تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا، أَوْ مَاتَ عَنْهَا»(۲) "عورت اس دن سے عدّت شروع کرے گی جس دن اسے طلاق دی گئی، یا جس دن اس کا خاوَند فوت ہوا"۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۲۳٤.

(۲) "مُصنَّف عبد الرزاق" كتاب الطلاق، باب الرجل يطلق المرأة ...إلخ، ر: ۱۱۰٤۳، ٦/ ۳۲۷.

عورت عدّت شوہر کے گھر میں گزارے گی

عزیزانِ مَن! اگر کسی عورت کو طلاق ہوجائے، یا اس کا شوہر وفات پاجائے، تو اُس کے لیے حکم یہ ہے کہ اپنی عدّت شوہر کے اُس گھر میں گزارے جہاں وہ رہتی ہے، اور اس کی رہائش کے باعث اس (عورت) کی طرف منسوب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ﴾[1] "اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو اُن کی عدّت کے وقت پر انہیں طلاق دو، اور عدّت کا شمار رکھو، اور اپنے رب اللہ سے ڈرو، عدّت میں انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ آپ نکلیں، مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا، یقیناً اس نے اپنی جان پر ظلم (گناہ) کیا!"۔

ملّا احمد جِیوَن صدّیقی رحمہ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یہاں عورتوں کے گھروں سے مراد وہ گھر ہیں جس میں ان عورتوں کی رہائش ہو، لہٰذا اس آیتِ مبارکہ کی وجہ سے عورت پر لازم ہے، کہ طلاق یا شوہر کی مَوت کی صورت میں، عدّت اسی گھر میں گزارے جو گھر عورت کی رہائش کی وجہ سے عورت کی طرف منسوب ہو"[2]۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "مَوت یا فُرقت (علیحدگی) کے وقت جس مکان میں عورت کی سُکونت تھی، اُسی مکان میں عدّت

---

(١) پ٢٨، الطلاق: ١.
(٢) "التفسيرات الأحمدية" پ ٢٨، الطلاق: ١، صـ٧١٢.

پوری کرے، اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی، اس سے مُراد یہی گھر ہے، اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت۔ آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو، محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں، وہ یہاں مراد نہیں، بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو"[1]۔

عدّت والی عورت بہ اَمرِ مجبوری گھر سے باہر جاسکتی ہے

حضراتِ ذی وقار! عدّت والی عورت بہ اَمرِ مجبوری کِن صورتوں میں گھر سے باہر جاسکتی ہے، اس بارے میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "مَوت کی عدّت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدرِ کفایت مال نہیں، اور باہر جاکر محنت مزدوری کرکے لائے گی تو کام چلے گا، تو اُسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصے میں باہر جائے، اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے، مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر بقدرِ کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے، تو اُسے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے، اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا، مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے بھالنے والا نہیں، اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرّر کرے، تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے، مگر رات کو اُسی گھر میں رہنا ہوگا۔ یونہی کوئی سَودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے"[2]۔

ہمارا طرزِ عمل اور ذمہ داری

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے مُعاشرے میں روز بروز سوگ اور عدّت کے اَحکام کی پامالی بڑھتی جا رہی ہے!

---

(۱) "بہارِ شریعت" سوگ کا بیان، حصہ ہشتم ۸، ۲/ ۲۴۵۔
(۲) ایضاً۔

طلاق یافتہ اور بیوہ عورتیں اپنے طرزِ عمل سے اَحکامِ شریعت کی پامالی کی مرتکب ہو رہی ہیں، اس کے باعث متعدِّد مُعاشرتی خرابیاں جنم لے رہی ہیں، دَورانِ عدّت طلاق یافتہ اور بیوہ عورتوں کا بناؤ سنگھار، اجنبی و نامحرم مَردوں کے لیے کشش و توجہ کا باعث بنتا ہے، اس کی وجہ سے بدنگاہی، غیر مَردوں کے ساتھ بے تکلّفی، فحاشی، بے حیائی اور اور بدکاری جیسی مُعاشرتی برائیوں میں اِضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح دَورانِ عدّت طلاق یافتہ یا بیوہ عورت کا غیر ضروری طَور پر گھر سے باہر رہنا، اور شاپنگ مالوں (Shopping Malls) میں گھومنا پھرنا بھی، اَحکامِ شریعت کی پامالی میں اِضافہ کا باعث بن رہا ہے، اور اس کی بنیادی وجہ اَحکامِ شریعت سے لاعلمی ہے، لہٰذا ہماری تمام ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو چاہیے کہ ضروری اَحکامِ شریعت سے آگاہی حاصل کریں، انہیں سیکھنے کا باقاعدہ اہتمام کریں، اور اس سلسلے میں علمائے اہلِ سنّت کی کتب کا مُطالعہ کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں سوگ اور عدّت کے اَحکام پر عمل کی توفیق عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کا پابند بنا، اَحکامِ شریعت کی پامالی سے بچا، ضروری دینی علوم حاصل کرنے کا جذبہ عنایت فرما، اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کو اپنی پہلی ترجیح بنانے کی سوچ عطا فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول

بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.